Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۰/۷۵ | اتوار ۱۰ شوال ۱۴۱۰ھ، ۶ ہجرت ۱۳۶۹ہش، ۶ مئی ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۰۱

محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی صحت کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست

محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت فضل عمر، بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی ربوہ۔ کی صحت آنکھ کا آپریشن ہونے کے بعد سے ناساز ہے اس آنکھ میں انفکشن کی وجہ سے تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ محترمہ صاحبزادی صاحبہ کیلئے خصوصی دعائیں کریں۔ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے شفاء کامل عطا کرے اور صحت و تندرستی والی طویل عمر سے نوازے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"مَیں لوگوں کی خواہشِ اولاد پر تعجب کیا کرتا ہوں۔ کون جانتا ہے اولاد کیسی ہوگی۔ اگر صالح ہو تو انسان کو دنیا میں کچھ فائدہ دے سکتی ہے اور پھر مستجاب الدعوات ہو تو عاقبت میں بھی فائدہ دے سکتی ہے۔ اکثر لوگ تو سوچتے ہی نہیں کہ اُن کو اولاد کی خواہش کیوں ہے اور جو سوچتے ہیں وہ اپنی خواہش کو یہاں تک محدود رکھتے ہیں کہ ہمارے مال و دولت کا وارث ہو اور دنیا میں بڑا آدمی بن جائے۔ اولاد کی خواہش صرف اس نیت سے درست ہو سکتی ہے کہ کوئی ولد صالح پیدا ہو جو بندگان خدا میں سے ہو لیکن جو لوگ آپ ہی دنیا میں غرق ہوں وہ ایسی نیت کہاں سے پیدا کر سکتے ہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ خدا سے فضل مانگتا رہے تو اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ نیت صحیح پیدا کرنی چاہیئے ورنہ اولاد ہی عبث ہے۔ دنیا میں ایک بے معنی رسم چلی آتی ہے کہ لوگ اُولاد مانگتے ہیں اور پھر اولاد سے دُکھ اُٹھاتے ہیں۔ دیکھو حضرت نوح کا لڑکا تھا۔ کس کام آیا۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان جو اس قدر مرادیں مدنظر رکھتا ہے اگر اس کی حالت اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہو تو خدا اس کی مرادوں کو خود پوری کر دیتا ہے اور جو کام مرضی الٰہی کے مطابق نہ ہوں ان میں انسان کو چاہیئے کہ خود خدائے تعالیٰ کے ساتھ موافقت کرے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۸۱-۳۸۲)

کوشش، تدبیر اور دعاؤں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ قرآنی انوار حاصل کرنے کی کوشش کرو

ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو

"مَیں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بڑی وضاحت سے ہمیں یہ تعلیم دی ہے اور حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی فرمایا ہے کہ اس مادی دنیا میں تدبیر اور مادی اسباب سے کام لینا ضروری ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے قوانین کے مطابق کوشش اور تدبیر نہیں کرتا وہ ناشکرا بھی ہے اور ایک معنی میں مشرک بھی ہے۔ پس کوشش اور تدبیر ایک ایمان لانے والے کے لئے نہایت ہی ضروری فریضہ ہے وہ جو اپنے خدائے رحیم کو پہچانتے نہیں۔ وہ اس رنگ میں کوشش اور تدبیر کو فریضہ نہیں سمجھتے۔ وہ اپنے مطلب کے لئے جائز اور ناجائز کوششیں کرتے رہتے ہیں لیکن ایک ایمان لانے والا خدا کے بتائے ہوئے طریق پر جائز کوشش اور تدبیر کرنے کو اپنے اوپر فرض سمجھتا ہے۔ پس آپ پوری توجہ کے ساتھ قرآن کریم سیکھنے کی کوشش کریں اور اپنے وقت کو ضائع نہ کریں۔ بلکہ اپنے ان قیمتی لمحات میں قرآن کریم کے انوار سے زیادہ منور ہونے اور اس کے معارف کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

ہمیں دینِ حق نے یہ بھی بتایا ہے کہ کوشش کا نتیجہ خدائے رحیم نکالتا ہے۔ اور کوشش اور تدبیر مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ ہم اپنے خدائے رحیم کے سامنے عاجزانہ جھک کر اس سے یہ دعائیں نہ کرتے رہیں کہ کوشش اور تدبیر تیرے کہنے کے مطابق ہم نے کر لی ہے مگر ہم جانتے ہیں کہ اس کا وہ نتیجہ جو ہم چاہتے ہیں کہ نکلے۔ نکل نہیں سکتا جب تک تیرا رحم اور تیرا فضل ہمارے شاملِ حال نہ ہو۔ پس بہت دعائیں کریں اور جس مقصد کے لئے آپ یہاں جمع ہوئے ہیں، اس مقصد کو آپ حاصل کر سکیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ جولائی ۱۹۶۸ء)

سانحہ ارتحال

○ مکرم میاں عبدالمالک صاحب ولد میاں عبدالکریم صاحب آف دہلی دروازہ لاہور طویل علالت کے بعد مورخہ ۴ اپریل کو بعمر ۵۹ سال وفات پا گئے۔ آپ کا تعلق لاہور کی مشہور "میاں فیملی" سے تھا۔ ان کی نماز جنازہ دارالذکر لاہور میں پڑھی گئی۔ اور احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن میں تدفین عمل میں آئی۔

موصوف نے ۱۹۷۴ء تک ہیوی مکینیکل کمپلیکس ٹیکسلا میں بطور چیف اکاؤنٹنٹ خدمات سرانجام دیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر خواجہ وحید احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کے خسر تھے۔

○ محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری احمد الدین صاحب آف گوجرہ مورخہ ۱۴ ۹۰ کو راولپنڈی میں وفات پا گئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مجاہد کی اہلیہ محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ علیل ہونے کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم چوہدری محمد اشرف علی صاحب چٹھہ ساکن موہلنکے ضلع گوجرانوالہ کو اپنڈکس کی تکلیف ہو گئی تھی۔ ساتھ ہی گردہ کی انفیکشن بھی تھی۔ جس کی وجہ سے اپریشن نہ ہو سکا۔ وہ تا حال علیل ہیں۔

○ محترمہ نسیم اختر صاحبہ دارالصدر شمالی ربوہ کی نانی محترمہ حاکم بی بی صاحبہ ساکن موسے والا نزد ڈسکہ بہت بیمار ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب مریضوں کو شفائے کامل عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ، ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۶ ہجرت ۱۳۶۹ ہش ۶ ، مئی ۱۹۹۰ء

انسانی معاشرہ

یہ تو ممکن ہے کہ کوئی شخص کوہ پیمائی کرتے ہوئے کسی پہاڑ کی چوٹی پر چلا جائے اور وہاں کچھ وقت خوشی خوشی سے زندگی کا ایک آدھ دن ۔ یا دو چار دن ۔ گزار لے ۔ لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ وہیں رہے اور ساری زندگی پچاس ساٹھ سال اکیلا ہی زندگی بسر کرے ۔ اس کی ضروریات اتنی وسیع ہیں کہ اکیلا رہ ہی نہیں سکتا ۔ اور مادی ضروریات کے علاوہ ایک اور ضرورت بھی ہے جس کے پورا ہوئے بغیر وہ زندگی بسر نہیں کر سکتا ۔ وہ ہے کسی کی معیت ۔ کسی سے باتیں کرنا ۔ کسی سے مل جل کر رہنا ۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ یہی اس کی سب سے بڑی ضرورت ہے ۔ کچھ کھانے پینے کا سامان تو اپنے ساتھ لے جا سکتا ہے اور اس طرح اسے کچھ روز ان اشیاء کی کمی کا احساس نہ ہوگا لیکن اگر وہ بالکل تنہا ہو تو یقیناً تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ پہاڑی کی چوٹی سے یا زندگی سے بیزار ہو جائے گا ۔

یہ سب اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو ایسا پیدا کیا ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ مل جل کر ہی رہ سکتا ہے ۔ زندگی بھر وہ کبھی نہیں کہہ سکتا کہ مجھے کسی دوسرے شخص کی ضرورت نہیں نہ میں کسی کا کوئی کام کروں گا نہ کوئی مرا کام کرے ۔ پیدائش سے لے کر زندگی کی آخری سانس تک ۔ یہ وقفہ چاہے سو برس کا ہی کیوں نہ ہو ۔ اسے دوسروں کی ضرورت ہے ۔ اور اگر اسے دوسروں کی ضرورت ہے تو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ دوسروں کو بھی اس کی ضرورت ہے ۔ اور اسے ان کے کام آنا چاہیئے ۔

ہم سب نے ایک معاشرہ میں رہنا ہے ۔ ایک دوسرے کے کام آنا ہے ۔ ایک دوسرے کی مدد کرنی ہے ۔ اگر کوئی مکتب خیال اس بات کی علمی یا عملی تردید کرے تو وہ مکتب خیال یقیناً قابل قبول نہیں ہو سکتا ۔ اور ایک ساتھ رہنے کے لئے ایک دوسرے کی نہ صرف ہم خیالی بلکہ مختلف الخیالی کو بھی برداشت کرنا لازمی ہے ۔ جسم میں تو سب انسان ایک جیسے ہیں لیکن ذہنی طور پر ایک دوسرے سے مختلف ہیں ۔ کسی کے ذہن میں کوئی خیال پیدا ہوتا ہے کسی کے ذہن میں کوئی ۔ کوئی کچھ کرنا چاہتا ہے کوئی کچھ ۔ کوئی کسی بات کو درست سمجھتا ہے کوئی کسی اور بات کو ۔

پس ہم سب کو ۔ دنیا کے تمام لوگوں کو ۔ یہ ہرگز نہ بھولنا چاہیئے کہ ہم سب کو ایک ساتھ رہنا ہے ۔ ایک دوسرے کے کام آنا ہے ۔ ایک دوسرے کو اختلافات کے باوجود برداشت کرنا ہے ۔

روک دیں گے غیر کی یلغار کو
توڑ دیں گے آہنی دیوار کو
ہم بڑھیں گے اور بڑھتے جائیں گے
اس پہ لوٹا دیں گے اس کے وار کو

ـــــــ ابو الاقبال

ترے جلو میں جو جلوے ہیں بے حساب لگے
مجھے تو آج ستارے بھی ماہتاب لگے

ہمارے خواب بنفسِ نفیس ہیں تعبیر
تمہارے خواب کی تعبیر بھی تو خواب لگے

محبتوں کے سفینوں کی جان ہیں طوفاں
سمندروں کے تلاطم انہیں حباب لگے

رہیں جو حُسن کی رعنائیاں جواں ، دل میں
ہر ایک عمر کا حِصّہ ہمیں شباب لگے

وہی ہیں میرے مدرّس ، وہی مرے مکتب
جو بات بھی وہ کہیں وہ مرا نصاب لگے

تماش بینوں کی زد میں جو کوئی آجائے
ہر ایک لمحہ اسے یومِ احتساب لگے

وہ بات بات کو کچھ ایسا طول دیتے ہیں
کہ پیش لفظ بھی لکھیں تو اک کتاب لگے

مرے سکون پہ جو تُو نے ہاتھ ڈالا ہے
خدا کرے تری راحت تجھے عذاب لگے

جنہیں سراب سمجھتا رہا سمندر تھے
سمندروں کو جو دیکھا تو وہ سراب لگے

مَیں آنکھیں موند کے کرتا رہا نسیم سفر
وہ کون تھے جو مجھے ، میرے ہمرکاب لگے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت فضل عمر

اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

حضرت عمرؓ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ ایک دفعہ حج کیلئے گئے تو راستہ میں ایک مقام پر کھڑے ہو گئے۔ اس وقت دھوپ چمک رہی تھی اور پسینہ بہہ رہا تھا۔ مگر آپ وہاں بڑی دیر تک کھڑے رہے۔ اس وقت کسی کو اتنی جرأت نہ ہوئی کہ وہ آگے بڑھ کر آپ سے کچھ عرض کر سکے۔ مگر جب زیادہ دیر ہو گئی تو ایک صحابی جو حضرت عمرؓ کے بڑے دوست تھے۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ حضرت عمرؓ سے پوچھیں کہ آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں۔ انہوں نے جرأت کی اور آگے بڑھ کر حضرت عمرؓ سے دریافت کیا کہ حضور یہاں کیوں کھڑے ہیں۔ سخت گرمی کا وقت ہے اور لوگ تکلیف محسوس کر رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں یہاں اس لئے کھڑا ہوں کہ ایک دفعہ اونٹ چرانے کی وجہ سے تھک کر اس درخت کے نیچے تھوڑی دیر کے لئے لیٹ گیا تھا۔ کہ اچانک میرا باپ آگیا اور اس نے مجھے مارا کہ کیا میں نے تجھے اس لئے بھیجا تھا کہ تو جا کر سو رہے اور اونٹوں کا خیال چھوڑ دے۔ آج جب میں یہاں سے گذرا تو میرے دل میں خیال آیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے کتنا اعزاز بخشا کہ آج لاکھوں آدمی میرے پسینے کی جگہ اپنا خون بہانے کے لئے تیار ہیں۔ حالانکہ میں وہی ہوں جو اکیلا اس جنگل میں اونٹ چرایا کرتا تھا۔ اور جسے باپ نے اس لئے مارا کہ میں تھوڑی دیر کے لئے سو کیوں گیا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ کو دیکھ لو آپ مکے کے ایک معمولی تاجر تھے۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث نہ ہوتے اور مکہ کی تاریخ لکھی جاتی تو مورخ صرف اتنا ذکر کرتا کہ ابو بکر عرب کا ایک شریف اور دیانتدار تاجر تھا۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے ابو بکر کو وہ مقام ملا تو آج ساری دنیا آپ کا ادب اور احترام کے ساتھ نام لیتی ہے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے۔ اور حضرت ابو بکرؓ کو مسلمانوں نے اپنا خلیفہ اور بادشاہ بنا لیا تو مکہ میں بھی یہ خبر جا پہنچی۔ ایک مجلس میں بہت سے لوگ بیٹھے تھے۔ جن میں ابو بکرؓ کے والد ابو قحافہ بھی موجود تھے۔ جب انہوں نے سنا کہ ابو بکرؓ کے ہاتھ پر لوگوں نے بیعت کر لی ہے تو ان کے لئے اس امر کو تسلیم کرنا نا ممکن ہو گیا۔ اور انہوں نے خبر دینے والے سے پوچھا کہ تم کس ابو بکر کا ذکر کر رہے ہو اس نے کہا وہی ابو بکر جو تمہارا بیٹا ہے۔ انہوں نے عرب کے ایک ایک قبیلے کا نام لے کر کہنا شروع کر دیا کہ اس نے بھی ابو بکر کی بیعت کر لی ہے۔ اور جب اس نے کہا کہ سب نے متفقہ طور پر ابو بکرؓ کو خلیفہ اور بادشاہ بنا لیا ہے تو ابو قحافہ بے اختیار ہو کر کہنے لگے (   ) میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سچے رسول ہیں۔ حالانکہ وہ دیر سے مسلمان تھے۔ انہوں نے جو یہ کلمہ پڑھا اور دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کیا ہے تو اسی لئے کہ جب حضرت ابو بکرؓ خلیفہ ہوئے تو ان کی آنکھیں کھل گئیں اور انہوں نے سوچا کہ یہ اسلام کی سچائی کا زبردست ثبوت ہے۔ ورنہ میرے بیٹے کی کیا حیثیت تھی کہ اس کے ہاتھ پر سارا عرب متحد ہو جاتا۔ غرض اسلام نے اپنے ماننے والوں کو فرش زمین سے اٹھایا اور انہیں ثریا پر جا پہنچایا۔ تاریخ ان کے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ اور کوئی شخص جو دیدہ بینا رکھتا ہو۔ اس امر سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ قرآن کریم نے اپنے ماننے والوں کو ایک لازوال شہرت بخشی اور ان کی عزت کو اس نے چار چاند لگا دئے۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے قرآن کریم کو نہ مانا وہ اپنی پہلی عزتیں بھی کھو بیٹھے۔ اور ذلت کے ایسے گڑھوں میں گرے کہ آج کوئی شخص ان کا نام تک نہیں جانتا۔ اور جن کو جانتا بھی ہے ان کو وہ عزت سے یاد نہیں کرتا بلکہ ذلت اور رسوائی سے یاد کرتا ہے۔

تلقین عمل

حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:

میں نے دیکھا ہے کہ میری بیماری سے پہلے نوجوان وہی تھے جو اب ہیں۔ اور ان کے تعلقات بھی ویسے ہی تھے۔ جیسے اب ہیں۔ لیکن دعاؤں اور درود کی طرف ان کی توجہ نہیں تھی۔ لیکن جب میری بیماری کی خبریں شائع ہوئیں۔ اور انہوں نے اپنے بزرگوں کو دیکھا کہ وہ دعائیں کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے بھی دعائیں کرنی شروع کر دیں۔ پھر انہوں نے سنا کہ درود سے دعائیں سنی جاتی ہیں اس پر انہوں نے بھی درود پڑھنا شروع کر دیا۔ ان دعاؤں اور درود کی کثرت کی وجہ سے میں دیکھتا ہوں کہ درجنوں احمدیوں کو بہت اعلیٰ درجے کی خوابیں آنی شروع ہو گئی ہیں۔ اور ہر ڈاک میں ایسے کئی خطوط نکل آتے ہیں۔ جن میں خوابیں درج ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ روزانہ پانچ پانچ چھ چھ خط اکٹھے آجاتے ہیں اور بعض دفعہ ایک دو خط آجاتے ہیں جن میں خوابیں درج ہوتی ہیں اور ان میں سے بعض اتنی شاندار ہوتی ہیں کہ ان کے پڑھنے سے صاف پتہ لگتا ہے کہ یہ خدائی ـــ ہیں۔ یہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ چاہے میری بیماری کی وجہ سے وہ خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے لیکن بہرحال ان کو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور چاہے انہوں نے دعا کی قبولیت کے لئے ہی درود پڑھا۔ لیکن درود کی برکات سے انہیں حصہ مل گیا۔ چنانچہ ان دعاؤں اور درود اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے کے نتیجے میں ایسی ایسی خوابیں دوستوں کو آرہی ہیں کہ انہیں پڑھ کر حیرت آتی ہے اور ان کا لفظ لفظ بتا رہا ہوتا ہے کہ ہم سچی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اگر یہ تحفہ جو ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملا ہے۔ اس سے ان کے اندر حقیقی لذت ایمان پیدا ہو گئی اور انہوں نے دعاؤں اور درود اور ذکر الٰہی کی عادت کو ترک نہ کیا تو یہ ـــــــ کا سلسلہ ان کے لئے مستقل طور پر جاری ہو جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل ان پر متواتر نازل ہونے شروع ہو جائیں گے۔

ایک دفعہ ایک دوست جو ہماری جماعت کے ذریعے ہندوؤں سے (احمدی) ہوئے تھے۔ مجھے ملنے کے لئے آئے۔ اور انہوں نے کہا کہ میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں میں نے کہا پوچھیں کہنے لگے میں جب پہلے پہل احمدیت کی طرف مائل ہوا تھا۔ تو مجھ پر بڑے بڑے روحانی انکشافات ہوا کرتے تھے۔ مگر اب وہ بات نہیں رہی میں نے کہا کبھی آپ بازار گئے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا۔ کہ جب کوئی مٹھائی والے کی دکان پر جا کر کھڑا ہوتا ہے تو دکاندار اسے کہتا ہے کہ خان صاحب یا شاہ صاحب آپ تھوڑی سی ونگی لے لیں چنانچہ وہ تھوڑی سی مٹھائی اسے چکھنے کے لئے دے دیتا ہے۔ اور اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ یہ مٹھائی چکھے تو خریدے اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی حلوائی کی طرح شروع شروع میں ونگی دیا کرتا ہے جیسا کہ دکاندار کہتا ہے ذرا جلیبیاں چکھ لیں یا لڈو چکھیں اور اگر کوئی ناواقف ہاتھ کھینچے تو کہتا ہے نہیں نہیں یہ میری طرف سے تحفہ ہے۔ یہی کیفیت روحانیات میں بھی ہوتی ہے لیکن اگر کوئی شخص روزانہ دکان پر جا کر کھڑا ہو جائے اور یہ امید رکھے کہ اسے روز ونگی ملتی چلی جائے تو دکاندار سمجھے گا کہ یہ بڑا بے حیا ہے اور وہ اسے چکھنے کے لئے بھی مٹھائی نہیں دے گا۔ اس طرح جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی طرف اپنا قدم بڑھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندے کو ونگی دیتا ہے۔ اور اس کی ونگی یہی ہوتی ہے کبھی ـــــ نازل کر دیا یا ـــــ دکھا دیا۔ یا سچی خواب دکھا دی مگر اس کے بعد انسان کو خود کوشش اور جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ اگر وہ درود پڑھے تسبیح و تحمید کرے۔ قرآن کریم کی تلاوت کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا رہے کہ الٰہی میرے دل کو صاف کر دے تاکہ میں تیری آواز کو سن سکوں۔ تو پھر بعد میں بھی مستقل طور پر یہ سلسلہ جاری رہ سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے خوش ہوتا ہے۔ جیسے مٹھائی فروش جو پہلے دن ونگی دیتا ہے اگر اس سے دوسرے دن کوئی سو روپیہ کی مٹھائی لے لے تو وہ بہت خوش ہوتا ہے۔ مگر

باقی ص۸ کالم ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

حافظ قدرت اللہ صاحب ۔ لندن

حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی

بخدمت مکرم برادرم جناب نسیم صاحب ! (ایڈیٹر الفضل)

خدا کرے آپ بخیر و عافیت سے ہوں۔

الفضل کے ذریعہ آپ کی طرف سے نصف ملاقات کی صورت تو اکثر ہوتی ہی رہتی ہے ۔ مگر دل چاہتا ہے ۔ کہ یہ ملاقات یکطرفہ ہی نہ ہو ۔ بلکہ دوسری طرف سے بھی کوئی حرکت ہو ۔ گو اپنی صحت کی حالت اب کچھ ایسی ہے سے کہ

جوش و خروش ۔ تاب و تواں جا چکے ہیں داغ

اب ہم بھی جانے والے ہیں سامان تو گیا !

اور اب کچھ ہفتوں سے تو حالت کچھ اور بھی ناگفتہ بہ سی ہو کر رہ گئی ہے دل کی حالت ڈاکٹر کچھ مایوس کن سی بتا رہے ہیں ۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں ۔

آپ کی نوازشات کے لئے بیحد ممنون ہوں (اللہ تعالیٰ آپکو جزا دے) اب تو آپ کا وقت اسقدر قیمتی ہے ۔ کہ خط کو ذرا لمبا کرنا بھی کوئی قصور کرنے کے مترادف معلوم ہوتا ہے ۔ لیکن جب بالکل ہی اس کے سوا چارہ نہ ہو تو معذرت خواہی کا کچھ سہارا تو آخر لیا ہی جا سکتا ہے ۔ بہر حال میرے محترم بھائی ! لکھنے کو تو بہت کچھ ہے ۔ خصوصاً الفضل کو آئے دن جو رنگینیاں آپ مرحمت فرماتے ہیں ۔ انہیں بیان کرنے کا میدان تو بڑا وسیع ہے ۔ تذکرہ کیا جائے تو کس کس کا ۔ آپ کے اشعار کے خیالات کی گہرائی ہی بعض دفعہ دل کو موہ کر لے جاتی ہے ۔ اور کم و بیش آپ کی ساری نظمیں ہی ایسے خیالات کی آئینہ دار ہوتی ہیں ۔ ابھی گذشتہ دنوں ہی آپ کی ایک نظم کا پہلا شعر تھا جو بظاہر سادہ تھا مگر سوچ والوں کے لئے اس میں بھی ایک چمک سی تھی ۔ جو کچھ دیر کے لئے انسان کو ٹھہرا لیتی ہے ۔ وہ شعر تھا سے

اپنے مستقبل سے باتیں کر کے خوش رہتا ہوں میں

جو نہ ماضی سے کہا میں نے ۔ وہ اب کہتا ہوں میں

اکثر لوگ تو ماضی کی دلنشیں یادوں پر ہی گذارہ کر کے رہ جاتے ہیں ۔ مگر بعضوں کی تسکین کا معیار خدا تعالیٰ اپنے فضلوں سے اتنا بلند کر دیتا ہے ۔ کہ ان کی تسکین کا راز مستقبل سے باتیں کرنے میں مضمر ہو جاتا ہے ۔ اللھم زد فزد ! بہر حال ایک شاعر اور ایک ادیب کو یہ افضلیت تو حاصل ہے ۔ کہ وہ اپنے دل کی بھڑاس تو ایک دفعہ نکال لیتا ہے ۔ ورنہ ہم جیسے بعض ایسے ہیں ۔ جو دل کی دل میں ہی دبائے ہوئے چل بستے ہیں ۔ یا زیادہ سے زیادہ وہ یہ کہہ کر سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے جو کہنا تھا وہ کہہ دیا سے

میرے دل کا حال ہمدم میرے آنسوؤں سے پوچھو

کہ یہ مجلسی تبسم مرا ترجماں نہیں ہے

یہ تو چند بے جوڑ سے کلمات آپ کی یاد میں تھے ۔ اب آمدم برسر مطلب ہوتا ہوں ۔ کہ میں اس فرصت میں الفضل کے لئے اپنے والد صاحب محترم کے بعض حالات ارسال خدمت کر رہا ہوں ۔ اس وجہ سے نہیں کہ وہ میرے یا محترم برادرم انور صاحب کے والد بزرگوار تھے ۔ یا مکرم مولانا ابوالعطا صاحب جیسے خادم سلسلہ بزرگوں کو ان کی دامادی کا شرف حاصل تھا ۔ بلکہ وہ جماعت کے اولیں رفقاء مخلصین بزرگوں میں سے تھے ۔ جن کی ساری زندگی خدمت دین میں گذری دعوت الی اللہ اور خدمت خلق ان کی دن رات کی مصروفیات تھیں ۔ دیانتدارانہ محکمہ نہر کی ملازمت ان کے سارے حلقہ میں اپنی مثال آپ تھی ۔ جماعت اور مرکز کے ساتھ ان کا مخلصانہ اور عقیدتمندانہ تعلق احباب جماعت کے لئے ایک نمونہ ہے ۔ جماعت سرگودھا کے وہ سالہا سال تک پریذیڈنٹ رہے ۔ اور ملازمت کے بعد بھی اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی ۔ ان کے تفصیلی حالات کے لئے تو اخبار کے صفحات متحمل نہیں ہو سکتے ۔ اس لئے میں نے الفضل کے خیال سے ان کے بعض اوصاف اور بعض حالات کو خلاصہ در خلاصہ کرتے ہوئے نہایت اختصار کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی ہے ۔ جو خیال ہے احباب جماعت کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہونگے ۔ خدا کرے یہ میری محنت کسی کام آ جائے ۔ وباللہ توفیق ۔

باقی اور کیا لکھوں ۔ آپ اکثر یاد آتے ہیں سے

گذر چکی ہیں جو احسان آپکی محفل میں

انہی قرار کی گھڑیوں نے بے قرار کیا ۔

مکرم برادرم راشد صاحب کے ساتھ آپ کا خوشکن ذکر اکثر رہتا ہے ۔ اور آپ کی یاد تازہ ہوتی رہتی ہے ۔

خاکسار

آپ کا حافظ قدرت اللہ

حال لندن ۱۰/۴/۹۰

نوٹ : ایک بات کا خیال کبھی آتا ہے ۔ اگر عرض کرنا نامناسب نہ ہو ۔ کہ تربیتی اور اصلاحی غرض سے الفضل میں جو اقتباسات وغیرہ شائع ہوتے ہیں وہ بفضلہ بہت مفید اور ایمان افروز ہوتے ہیں ۔ اگر کبھی کچھ اقتباسات "مرقات الیقین" سے لے کر بھی شائع کئے جا سکیں تو خیال ہے بہت مفید رہ سکتے ہیں ۔

حضرت والد صاحب محترم مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی کے وہ آخری الفاظ جو ۱۹۵۲ء میں انہوں نے میرے انڈونیشیا روانہ ہوتے وقت ربوہ سٹیشن پر الوداع کہتے ہوئے فرمائے کبھی نہیں بھولتے ۔ آپ نے فرمایا "جب حضور کے ارشاد سے پہلی مرتبہ ۴۵ء میں تم یورپ روانہ ہوئے تھے تو اس وقت تمہارے اہل و عیال بطور امانت ہمارے پاس تھے ۔ اب تم مشرق بعید جا رہے ہو ۔ اور حضور کے ارشاد سے اپنے بچوں کو ساتھ لے جا رہے ہو ۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ہم آپس میں پھر ملتے ہیں یا کیا صورت ہوتی ہے ۔ یہ راز اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے ۔ ہماری دعا ہے ۔ کہ خدا تعالیٰ تم سب کا حافظ و ناصر ہو ۔ اور بہتر رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے "۔ یہ الفاظ آپ نے فرمائے اور گاڑی روانہ ہو گئی ۔

والد صاحب محترم کی صحت ابھی کافی اچھی تھی ۔ اس لئے طبیعت انکے الوداعی الفاظ کو کسی قسم کا منفی رنگ دینے پر قطعاً آمادہ نہ تھی ۔ مگر آخر ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے ۔ اتفاق ایسا ہوا ۔ کہ ابھی ہم انڈونیشیا پہنچے ہی تھے کہ دفتر کی طرف سے حضرت والد صاحب کی وفات حسرت آیات کی خبر موصول ہوئی ۔ اور پھر دوسرا اتفاق یہ ہوا ۔ کہ اس سے اگلے سال حضرت والدہ صاحبہ محترمہ کی وفات کی خبر موصول ہو گئی ۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں بابرکت وجودوں کو غریق رحمت کرے اور اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ۔

ابتدائی حالات

والد صاحب محترم کی ولادت ۱۸۸۱ء موضع بوتالہ ضلع گوجرانوالہ کی ہے ننھیال کی طرف سے آپ کا تعلق محترم قاضی ضیاء الدین صاحب آف قاضی کوٹ سے تھا جو ضلع گوجرانوالہ میں غالباً پہلے احمدی تھے ۔ اور بڑے عالم تھے ۔ حضرت والد صاحب کو بھی احمدیت کا تعارف انہی کے ذریعہ سے حاصل ہوا ۔ گو تحقیق احمدیت کا زمانہ پھر کافی لمبا چلا ۔ جس میں مختلف قسم کی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا ۔ کئی مناظرے بھی ہوئے ۔ اور خدا تعالیٰ سے دعائیں بھی بہت کیں چنانچہ اس بارہ میں پھر مختلف خوابیں دیکھیں جنہوں نے آخر بیعت پر مجبور کر دیا ۔ آپ نے متعدد خوابوں میں دیکھا کہ قادیان گئے ہیں ۔ اور بانی سلسلہ آپ سے مل کر اور آپ کے آنے کے مقصد کو معلوم کر کے بہت خوش ہوئے ہیں ۔ ایک خواب کے متعلق آپ لکھتے ہیں ۔ کہ آپ کے سر پر سبز پگڑی تھی اور حضور کے اوپر سبز رنگ کی لوئی تھی ۔ جو حضور نے آپ پر ڈال دی ۔ اور پھر حضور نے بیعت کی حقیقت سے بھی آپ کو آگاہ کیا ۔ چنانچہ اس کے بعد آپ نے فروری ۱۹۰۱ء میں اپنی بیعت کا خط لکھ دیا ۔

بیعت کے بعد علاقہ میں آپکی مخالفت زور پکڑ گئی ۔ چنانچہ آپ کو مجبوراً اپنے گاؤں کو چھوڑنا پڑا ۔ اور آپ بھیرہ آ گئے ۔ اور زندگی کا ایک نیا دور شروع ہوا ۔ بھیرہ میں آپ نے محکمہ نہر کا ایک امتحان پاس کیا ۔ جس کے بعد آپ نے محکمہ نہر کی ملازمت شروع کر دی ۔ خوشنویسی کا فن تو آپ کے پاس پہلے ہی تھا ۔ مگر اب زندگی ذرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف رنگ میں شروع ہو گئی۔ ملازمت کے سلسلہ میں آپ نے کچھ عرصہ پھر سوات کے علاقہ میں بھی گزارا۔ اور پھر آپ سرگودہا تبدیل ہو گئے۔ جہاں ریٹائر ہونے تک آپ رہے۔ اور بڑے اعزاز کے ساتھ ۳۵ء میں آپ پھر ریٹائر ہوئے۔ آپ کی سروس بک میں انگریز اور دوسرے افسران نے آپ کے محنتی اور دیانتدار ہونے کے ریمارکس خاص امتیاز کے ساتھ لکھے اور آپ یہاں تک مقبول تھے کہ ریٹائر ہونے سے قبل آپ سارے پنجاب کے منشیان ایسوسی ایشن کے صدر منتخب ہوئے حتیٰ کہ ریٹائر ہونے کے بعد بھی آپ دو مرتبہ صدر منتخب ہوئے۔ بلکہ آپ کی نیک نامی اور قابلیت کی بناء پر منشیان ایسوسی ایشن کا اصرار تھا کہ آپ مزید عرصہ کے لئے اس عہدہ پر کام کرتے رہیں۔ لیکن قادیان میں مقیم ہونے کی وجہ سے آپ زیادہ وقت باہر کے کاموں کے لئے نہ دے سکتے تھے۔ اس لئے آپ نے معذرت کر دی۔

خدماتِ سلسلہ

اپنی ملازمت کے دوران آپ سارا عرصہ ہی کسی نہ کسی رنگ میں سلسلہ کی خدمات بجا لاتے رہے۔ جماعت سرگودہا کی صدارت جب تک آپ سرگودہا رہے آپ کے سپرد ہی رہی۔ بالآخر جب آپ سرگودھا سے قادیان آئے اور زندگی وقف کی۔ تو حضرت فضل عمر نے آپ کو نگران اور سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ دار الصناعۃ مقرر فرمایا چنانچہ آپ پھر سراسر اس کام میں مصروف ہو گئے۔

اس سے قبل زمانہ کی بات ہے کہ قادیان میں حضرت بانی سلسلہ کے خاندان کے بچوں کی تربیت کے پیش نظر ابنائے فارس کی ایک مجلس قائم کی گئی تھی جس میں حضرت والد صاحب ہر جمعہ کو نہایت باقاعدگی سے شامل ہو کر اس مجلس کے اجلاس کروایا کرتے تھے۔ اور اس کام میں انتہائی خوشی اور سعادت محسوس کیا کرتے تھے۔

مجلس شوریٰ کے ساتھ وابستگی

حضور نے ۱۹۲۲ء میں جب مجلس مشاورت کا قیام فرمایا۔ تو اس پہلی مجلس شوریٰ کی رپورٹ مرتب کرنے کا اہم کام جن دو بزرگوں کے سپرد ہوا۔ ان میں سے ایک آپ تھے۔ اس کے بعد آپ مجلس شوریٰ کی مختلف سب کمیٹیوں کے ممبر منتخب کئے جاتے رہے۔ جن میں سے ۳۳ء کی مجلس شوریٰ خاص ہے۔ اس میں حضرت فضل عمر نے ۳۳-۳۴ء کے لئے ایک خاص سب کمیٹی مقرر فرمائی جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ایسے ممتاز افراد شامل تھے۔ اس سب کمیٹی کے ایک ممبر آپ بھی تھے۔ اس کمیٹی کے اجلاسوں میں حضور خود بھی شامل ہوتے رہے۔

رشتہ داروں میں باہمی اتحاد کی کوشش

اس غرض کے لئے آپ نے متعدد مرتبہ یہ اہتمام کیا کہ اپنے عزیزوں کے ہاں عصر کے وقت اطلاع بھجوا دیتے کہ آج شام کا کھانا مل کر کھائیں گے۔ اس لئے جو کچھ بھی اپنے گھروں میں کھانا تیار ہے بغیر کسی تکلف کے اسے لے کر تشریف لے آئیں۔ تا بے تکلفی سے سب عزیزان کچھ وقت مل کر گزار سکیں۔ چنانچہ یہ انداز آپ کا بڑا ہی کامیاب رہا۔

اس کے علاوہ بھی آپ کا یہ طریق رہا کہ جہاں تک ممکن ہو سکتا اپنے عزیزان کو اپنے قرب میں اکٹھا رکھتے چنانچہ قادیان میں ۲۵ء میں جب اپنا مکان دارالبرکات میں تعمیر کیا تو قادیان ریلوے روڈ پر اپنے دوسرے عزیزوں کو بھی اکٹھا رکھا۔ اسی طرح تقسیم ملک کے بعد ربوہ میں جب آپ نے اپنا مکان دارالرحمت میں تعمیر کیا تو اس موقعہ پر بھی آپ نے دائیں بائیں اپنے بچوں اور دامادوں کے لئے یا دوسرے بعض عزیزوں کے لئے قرب کا سامان پیدا کیا۔

ربوہ کی تعمیر اور اس کی ابتداء کے ضمن میں بھی ایک سعادت آپ کے حصہ میں آئی جس کا ذکر یہاں بے جا نہ ہوگا۔ کہ جب ربوہ کی ابتداء ہونے لگی تو اس موقعہ پر قربانی کا ایک جانور تو حضرت فضل عمر نے درد بھری دعاؤں کے ساتھ ربوہ کے وسط میں خود ذبح کیا۔ اور اس کے بعد قربانی کے باقی ۴ جانور ربوہ کے چاروں کونوں میں ذبح کئے گئے۔ جن میں سے ایک جانور قربان کرنے کی سعادت آپ کے حصہ میں آئی۔

سلسلہ سے عقیدت

جہاں تک سلسلہ سے محبت اور عقیدت کا تعلق ہے۔ وہ آپ کی زندگی میں مختلف رنگوں میں عیاں رہی ہے۔ ہر چند کہ آپ کی گذران معمولی رنگ کی تھی۔ عیال داری بھی تھی۔ مگر اس کے باوجود آپ مرکزی جلسہ ہائے سالانہ یا مشاورتوں پہ باقاعدہ جایا کرتے۔ اور مرکز میں حاضری کو اپنا فرض سمجھتے۔ پھر سلسلہ کے تمام اخبارات اور رسائل بھی منگواتے۔ اور دوسروں کو بھی ان سے فیضیاب کرتے۔ پھر جہاں جہاں بھی آپ بسلسلہ ملازمت رہے احمدیت کا بیج بھی ساتھ ساتھ بکھیرتے گئے۔ اور اپنے قول و فعل سے ہر جگہ احمدیت کا نام روشن کیا۔ محکمہ نہر رشوت کے سلسلہ میں بہت بدنام ہے مگر جن لوگوں کے ساتھ بھی آپ نے کام کیا۔ وہ آپ کی دیانتدارانہ روش کے زندہ گواہ تھے۔ اسی وجہ سے آپ سارے محکمہ میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ اور آپ کی اس صفت کا اظہار بجا طور پر محکمہ نہر کے ماہوار میگزین میں ہوا۔ آپ کے اخلاق اور آپ کی دیانت کا یہ اعلیٰ نمونہ حقیقتاً احمدیت کی ایک عملی دعوت تھا۔ کیونکہ آپ کی احمدیت کوئی ڈھکی چھپی بات نہ تھی۔ ہر شخص جو آپ کے نام سے واقف تھا وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ آپ احمدی ہیں اور اسی کو اپنا دین و ایمان یقین کرتے ہیں۔

قادیان سے آپ کو جو والہانہ انس تھا۔ وہ بھی دراصل اسی عقیدت کا ہی ایک پرتو ہے۔ جو سلسلہ سے آپ کو تھی۔ ہر چند کہ سرگودہا آپ کو گھر کی طرح تھا۔ اور عرصہ دراز تک آپ کی ملازمت بھی وہاں رہی۔ مگر قادیان کے ہوتے ہوئے کبھی آپ کو یہ خیال بھی نہ آیا کہ سرگودہا میں کوئی مستقل رہائش کی جگہ بنائیں۔ اگر آپ نے کوئی مکان بنایا تو قادیان ہی میں بنایا۔ یہ زمانہ ۲۵ء کا تھا آپ کا عرصہ ملازمت ابھی کافی باقی تھا۔ مگر اس خیال سے کہ قادیان ہماری زندگی کا محور ہے۔ اپنی اولاد کی طرح وہیں ڈال دی۔

اس زمانہ میں جو جگہ آپ نے مکان کے لئے خریدی وہاں کوئی آبادی نہ تھی۔ سارے محلہ دارالبرکات میں دو تین ہی مکان تھے۔ باقی سب جگہ خالی پڑی تھی۔ یا کھیتی باڑی کے کام آتی تھی۔ ایسے حالات میں وہاں کی رہائش خطرہ سے خالی بھی نہ تھی۔ اور بہت دفعہ ان مشکلات کا سامنا بھی ہوا۔ مگر خدا کے وعدوں پر آپ کو کامل یقین تھا۔ کہ یہ سب جگہ احمدیت کے پروانوں سے ایک دن آباد ہو جائے گی۔ اس لئے ایسا قدم اٹھانے میں آپ کو ذرا تامل نہ تھا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (اول) سے بھی آپ کو ایک قلبی تعلق تھا۔ بہت دفعہ قادیان آئے۔ اور حضور کے درس قرآن سے فیضیاب ہوئے۔ جیسا کہ معروف ہے۔ حضرت امام جماعت (اول) کو علمی کتب کا بڑا شوق تھا۔ اور آپ بڑی سے بڑی قیمت دے کر بھی ایسی کتب کو حاصل کر لیتے۔ ایسی ہی نایاب کتب میں سے ایک کتاب فتح الخبیر تکملہ فوز الکبیر حضور کو بہت پسند تھی۔ چنانچہ حضور کی خواہش کے پیش نظر آپ نے اس کتاب کو نہایت خوشخط لکھ کر حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ جسے دیکھ کر حضور بہت ہی خوش ہوئے۔ اور فرمایا۔ کہ جب کبھی میں آپ کی لکھی ہوئی کتاب دیکھتا ہوں۔ تو بے اختیار میرے منہ سے آپ کے لئے دعا نکلتی ہے (یہ کتاب اب بھی...... لائبریری ربوہ میں موجود ہے)

مہمان نوازی اور غرباء پروری

ہر چند کہ والد صاحب محترم کی زندگی بہت سادہ تھی۔ مگر خدا تعالیٰ کی برکت ایسی تھی۔ کہ گھر میں کبھی کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہوئی۔ اور بڑی عزت کے ساتھ بسر ہوتی تھی۔ مہمان نوازی آپ کی طبیعت کا خاصہ تھا۔ اکثر دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ کہ مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد بیت سے جب آپ گھر تشریف لاتے۔ تو کوئی نہ کوئی مہمان بھی آپ کے ساتھ ہوتا۔ پھر اگر مہمان کو رات سونے کی ضرورت ہوتی۔ تو اس کو چارپائی اور بستر بھی دیا جاتا۔

غریب پروری

پھر آپ کی زندگی میں ایک خاصی تعداد ایسے افراد کی بھی نظر آتی ہے جن پر آپ نے بڑے احسان کئے۔ ان کو اپنے گھر میں رکھ کر ان کے تمام اخراجات خود برداشت کئے۔ کتابت کا کام سکھایا۔ یا اپنے محکمہ میں چھوٹی موٹی ملازمت دلوائی۔ پھر بعضوں کے رشتے اور شادیاں خود کرائیں۔ اور ان کی تمام ذمہ داریوں کو اپنے اوپر لیا۔ اور لطف کی بات یہ ہے۔ کہ ان نیکیوں کو جتانا آپ کی طبیعت میں نہ تھا۔ اور نہ ایسے لوگوں سے جب وہ آسودہ حال بھی ہو گئے۔ ان سے اپنی کوئی غرض وابستہ رکھی۔ بلکہ محض خدا کے لئے یہ کام کئے۔ اور اس پر شکر بجا لائے۔

باقی صفحہ ۶ کالم ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ سے سبق حاصل نہیں کیا جارہا

"جھنگ میں ایک مذہبی رہنما کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا اور ایک مہینے سے زیادہ عرصے سے یہ علاقہ لاوے کی طرح ابل رہا ہے۔ ایک مسجد کو آگ لگا دی گئی ہے اور ایسا جھنگ میں اور راولپنڈی میں کیا گیا ہے۔ اسی طرح لوگوں کے گھروں کو بھی ایک سے زیادہ شہروں میں نذرِ آتش کر دیا گیا ہے۔ پنجاب کی حکومت ان حالات کو نہایت بے بسی کی حالت میں دیکھ رہی ہے۔ ایک اور مذہبی رہنما کو سیالکوٹ میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کوئی یہ بتلائے کہ یہ عمل کہاں جا کر ختم ہو گا۔ یا زیادہ واضح طور پر بات کرنے کے لئے یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ یہ عمل ہمیں کہاں لے جائے گا۔ پنجاب کے وزیرِ اعلیٰ ان فرقہ وارانہ مناقشات میں کوئی چھپا ہوا ہاتھ دیکھ رہے ہیں۔ کچھ اور لوگ سمجھتے ہیں کہ بیرونی ممالک میں سازشیں اس آگ کو ہوا دے رہی ہیں۔ شتر مرغ بھی ایسا ہی عمل کرے گا۔ ہم حقائق کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور یہ کہنے کے لئے یا ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ ہمارے اپنے ہی لوگ ایک دوسرے کو ہلاک کر رہے ہیں چھپا ہوا کوئی ہاتھ نہیں ہے سب کچھ ظاہر و باہر ہے۔ ہم سب نے مل جل کر تعصب اور نارواداری کو سالہا سال ایک فرقے کے خلاف پروان چڑھایا اور پھر اسے اقلیت قرار دے دیا۔ چلو یونہی سہی لیکن انہیں ایک اقلیت کی طرح زندگی تو بسر کرنے دیجئے۔ انہیں وہی حقوق دیجئے جو عیسائیوں اور ہندوؤں کو دئے جا رہے ہیں لیکن جس طرح اس اقلیت پر تشدد کیا جا رہا ہے وہ ایک ایسی بات ہے کہ کوئی غور کرنے والا پاکستانی یا سچا مسلمان فخر سے ساتھ ذکر نہیں کر سکتا۔ اخبار مسلم نے یہ خبر شائع کی تھی کہ کس طرح چند لوگ اٹک کے پاس ایک گاؤں میں گئے۔ ان کا مقدس مشن یہ تھا کہ وہاں اپنے خاندانی قبرستان میں دفن ایک قادیانی خاتون کو قبر سے نکالا جائے اور کہیں اور دور دفن کروایا جائے۔ اس قبرستان میں اس کے اپنے خاندان کے مسلمان مدفون تھے۔ لیکن یہ بھی کوئی ایسی بات نہیں۔ بھلا اس بات کا کون مقابلہ کرے گا کہ ڈپٹی ایڈووکیٹ جنرل پنجاب نے لاہور ہائیکورٹ میں جبکہ یہ عدالت ایک قادیانی کی اپیل سن رہی تھی جو اس کی اس سزا کے خلاف تھی جو اس کے کلمہ طیبہ سینے پر لگانے کے سلسلے میں دی گئی تھی نے کہا کہ ایسا جرم کرنے والے کو موت کی سزا دی جانی چاہیے۔ انہوں نے اس جرم کو تقدس کی پامالی سے تعبیر کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے اگر آپ

ایسے خیالات کو معاشرے میں پروان چڑھائیں گے تو آپ کو جھنگ، سیالکوٹ اور شورکوٹ اور ان کے علاوہ کئی دیگر جگہوں پر ہونے والے واقعات کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ جہاں تک تعصب کا تعلق ہے یہ کوئی میکانکی عمل نہیں ہے کہ اس کا پروگرام بنایا جا سکے اور اس کے لئے جہت مقرر کی جا سکے۔ یہ تو سو سروں والا عفریت ہے جو ہلاکت کے لئے اپنے شکار کا انتخاب نہیں کرے گا بلکہ اندھا دھند شکار کرے گا۔ کیا اس مقدس مہینے میں جب کہ شیطان کو زنجیروں میں جکڑا جا چکا ہے۔ ہماری حکومت مختلف مکاتبِ فکر کے علماء کو اس بات پر آمادہ کر سکتی ہے کہ وہ اس فرقہ وارانہ ہٹ دھرمی کے خونخوار عفریت کو لگام دیں قبل اس کے کہ وہ ہمارے معاشرے کی جڑوں تک کو اکھاڑ پھینکے"۔ (یہ شذرہ مسعود احمد صاحب نے ۱۲ اپریل ۱۹۹۰ء کے اخبار "دی مسلم" میں شائع کیا ہے۔ اس شذرے اور بعض دیگر شذرات کا عنوان انہوں نے یہ رکھا ہے کہ تاریخ سے بھی سبق نہیں سیکھا جاتا۔ ان کے کالم کا عنوان ہے روونگ آئیز (ROVING EYES) یعنی گھومنے پھرنے والی آنکھ۔ اس شذرے کا انگریزی متن بھی ہم ساتھ ہی شائع کر رہے ہیں۔

(ادارہ)

By MASUD AHMED.

Religious leader gunned down in Jhang and the area has been a smouldering volcano for well over a month. Mosque put to torch, in Jhang, in Rawalpindi, Houses of people belonging to one sect set on fire in more than one town. the Punjab government watching the scene helplessly. Another religious leader struck down in Sialkot. Where will this process end? Or, more ominously, where will this process lead to?

The Punjab Chief Minister see "hidden hand" behind the gory ongoing sectarian confrontation. Others see foreign conspiracies stoking the flame. An ostrich would not act very differently. We cannot face the fact that it is our own people who are killing each other. No hidden hand. It is all open.

We all joined hands in nurturing a cult of bigotry and intolerance over the years against one sect later declared a minority. All right. Let them live as a minority. Give them the same rights as the other minorities like Christians and Hindus enjoy. But the way this minority has been persecuted is something which no thinking Pakistani or a true Muslim can contemplate with any air of elation.

The Muslim published the story of how some people went to a village in Attock on the holy mission of removing the body of a Qadiani lady buried in the family graveyard among her Muslim kith and kin and remove it to some far off place. But that was nothing campared to what the worthy Deputy Advocate General of Punjab deposed before the Lahore High Court which was listening to an appeal of a Qadiani who had been given one year's imprisonment for adorning "Kalim-i-Tayyibah" on his chest. The Deputy Attorney General maintained that any Qadiani committing such "sacrilege" has to be put to death. May Allah forgive us.

If you promote such mores in a society, you have to be prepared for what happened in Jhang, Sialkot, Shorkot and so many other places. Bigotry is not a mechanical device which can be programmed to strike only in a given direction. It is a Hydra-headed monster which will not remain very choosy for its victims. Can our government inspire our Ulema of all schools of thought to sit together in this holy month when the Satan is in the lockup, and agree to bridle the demon of sectarian fanaticism before it can mangle the roots of our society?

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

علمی مذاق

آپ کو علمی لٹریچر سے بڑی دلچسپی تھی۔ آپ کی دینی معلومات کافی وسیع تھیں۔ قرآن کریم سے ایک خاص تعلق تھا۔ عربی کے علاوہ آپ کو فارسی زبان میں بھی خوب مہارت تھی۔ اور کافی عبور تھا۔ گلستان بوستان آپ کو قریباً ازبر تھیں۔ اکثر شیخ سعدی کی سبق آموز داستانیں اور حکایات اور اشعار ہمیں سنایا کرتے۔ اور خواہش رکھتے تھے۔ کہ ان سے کوئی یہ علوم سیکھے۔

صاحب ایمان کی ایک شان یہ ہوتی ہے کہ اس کا دل بیت الذکر میں کھبا رہتا ہے۔ یہی کیفیت کچھ آپ کی تھی۔ تمام نمازیں حتی الوسع بیت الذکر میں ادا کرتے۔ طبیعت کے لحاظ سے آپ متحمل مزاج تھے۔ مگر دینی غیرت آپ میں بہت تھی۔ لیکن ویسے کسی کو غصہ ہوتے کم ہی دیکھا۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات پر آپ ہمیشہ قانع اور مطمئن نظر آتے تھے۔ فرمایا کرتے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیشہ ہمیں حق حلال کی کمائی سے حصہ دیا ہے۔ اور اسی میں ساری برکت ہے۔ آپ کا وجود خاندان کے لئے ایک نمونہ اور ایک ستون کی طرح تھا۔ جسکے گرد جملہ افراد خاندان متحد ہوئے بیٹھے تھے۔ احمدیت ان کا ایمان اور احمدیت ہی ان کی جان تھی۔ خدا کرے اسی پر ہمارا بھی خاتمہ بالخیر ہو۔

آپ کی اولاد

(۱) مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور۔ جو ابتداءً ایک لمبا عرصہ تک بطور انچارج تحریک جدید رہے۔ اور پھر حضور فضل عمر کے پرائیویٹ سیکرٹری یا اسسٹنٹ سیکرٹری کے طور پر کام کیا۔

(۲) خاکسار (حافظ) قدرت اللہ واقف زندگی۔ سابق مربی ہالینڈ، انڈونیشیا و انگلستان۔ (۳) ملک عنایت اللہ صاحب جو آج کل لاہور کے حلقہ نیو گارڈن ٹاؤن کے صدر ہیں۔ (۴) محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی محمد رشید صاحب انصاری ریٹائرڈ آرڈی ننس آفیسر و سابق وکیل المال تحریک جدید آپ بفضلہ تعالیٰ بہت مخلص وجود تھے آپ کی وصیت بھی ۱/۳ کی تھی۔

(۵) محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب 'خالد احمدیت' جو کسی مزید تعارف کے محتاج نہیں۔

حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی اور آپ کی اہلیہ محترمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ کی بیعت ۱۹۰۱ء کی تھی۔ اور آپ دونوں کی وصیت ۱۹۱۳ء کی۔ عجیب حکمت ہے کہ اگرچہ آپ دونوں کی وفات میں کوئی پونے دو سال کا فرق ہے لیکن قبر میں پھر بھی قطعہ خاص میں ساتھ ساتھ ہیں۔ محترمہ بھی نہایت مخلص۔ نیک دل اور عبادت گذار خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں وجودوں کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام دے۔ اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

ایسے مخلص نوجوان جو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہوں وہ اپنے نتیجہ کے اعلان کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ سے رابطہ قائم کریں۔ انٹرویو کی تاریخ کا اعلان جلد ہو گا۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کی تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵٪ نمبر) اور عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہونا ضروری ہے ایف اے اور گریجوایٹ کے لئے عمر ۱۸ سال اور ۲۰ سال کی حد مقرر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۴۵۲:۔ ARYO و SUNARYO ولد DUDUN عبداللہ صاحب پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۸۰ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۲/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان مالیتی ۔/۱۲.۰۰۰.۰۰۰ روپے۔ (۲) زمین رقبہ ۱۲۵ مربع میٹر مالیتی ۔/۱.۸۷۵.۰۰۰ روپے (۳) ایک کار ۔/۱.۷۵۰.۰۰۰ روپے میزان ۔/۱۵.۶۲۵.۰۰۰ روپے۔ اسوقت مجھے مبلغ ۔/۱۵۰.۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ARYO SUNARYO انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ ENTJUKI DARSU ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ DJAMALUDDIN عبداللہ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۴۵۳:۔ میں محمد قاسم اے۔ کے ولد RD. WIRADIJ-AYA. پیشہ پنشنر عمر ۶۸ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۶-۳-۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زمین برقبہ ۵۶۰ مربع میٹر مالیتی ۔/۲۰۰.۰۰۰ روپے (۲) کار FIAT (1300) مالیتی ۔/۵۰۰.۰۰۰ روپے میزان ۔/۷۰۰.۰۰۰۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۸۰.۰۰۰ روپے ماہوار بصورت امداد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد قاسم اے۔کے انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ DRS. ATIR NAIM AHMAD S/O CUCU AHMADI انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ MARSONO ولد WIRYATMO انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۴۵۴:۔ MISS SITI NAJMIAH DAUGHTER OF ABDUL AZIS DAENG PASARAK پیشہ کسان عمر ۳۶ سال بیعت ۱۹۶۳ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۱۹۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زمین برقبہ ۵۰۰۰ مربع میٹر مالیتی ۔/۷۵۰.۰۰۰ روپے (۲) زیورات ۲۰ گرام مالیتی ۔/۴۴۰.۰۰۰ روپے۔ میزان ۔/۱.۱۹۰.۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۲۰.۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں اور مبلغ ۔/۲۵۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ MISS SITI NAJMIAH انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ FIRDAUS برادر موصیہ گواہ شد نمبر۲۔ تاج الدین جمال ولد جمال محمد انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۴۵۵:۔ میں عبدالرؤف AILERI ولد ابراہیم ADEJUMO ADEJUMO (AMOO) پیشہ اکاؤنٹنٹ عمر ۲۳ سال بیعت ۱۹۸۴ء ساکن لیگوس نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۵۰ نائیرے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ ۱ ۶/۸۸ سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالرؤف ADEJUMO لیگوس نائیجیریا۔ گواہ شد نمبر۱ Z.A. JUNAID P.O BOX N418 لیگوس نائیجیریا۔ گواہ شد نمبر۲ اے آئی یوسف پوسٹ بکس نمبر 418 لیگوس نائیجیریا۔

بقیہ:۔ صـ۳ سے آگے

جیسے مٹھائی کی عمدگی کا کچھ پتہ ہی نہیں ہوتا دکاندار اسے ابتدا میں تھوڑی سی چکھاتا ہے اور اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ اس کا خریدار بن جائے۔ اسی طرح خداتعالیٰ بھی کبھی ...... مفت دے دیتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے مزے کو چکھ کر بندہ اس کو خریدنے کی کوشش کرے اگر وہ نہیں خریدتا تو خداتعالیٰ کہتا ہے کہ یہ مفت خور ہے۔ اگر اسے اس چیز کی اہمیت کا احساس ہوتا تو یہ اس کی قیمت بھی ادا کرتا۔ اگر یہ قیمت ادا کرنے کے لئے تیار نہیں تو میں اسے یہ نعمت مستقل طور پر کیوں دوں خداتعالیٰ کے .... کی قیمت پیسے نہیں ہوتے۔ بلکہ اس کی قیمت نفس کی قربانی ہوتی ہے اسی طرح دعائیں اور درود اس کی قیمت سمجھے جاتے ہیں غرض میں نے دیکھا ہے کہ یہ ہماری جماعت میں سے بعض کے لئے بڑی خیر اور برکت کا موجب ہوا ہے۔ اگر انہوں نے مستقل طور پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو قائم رکھا تو جیسے ہمارے سلسلے میں بیسیوں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جن کو سچی خوابیں آتیں اور ...... ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان سے بھی خیر اور برکت کا سلسلہ جاری ہوجائے گا۔ اور وہ جماعت کی روحانی زندگی کا موجب بنیں گے حقیقت یہی ہے کہ جب تک ایسے لوگ قائم رہتے ہیں جماعتیں زندہ رہتی ہیں اور خداتعالیٰ سے ملنے اور اس سے تعلق پیدا کرنے کی تڑپ دلوں میں تازہ رہتی ہے۔

ربوہ میں فرانسیسی کلاس کا اجراء

فرانسیسی زبان سیکھنے والے شائقین احباب اور نوجوانوں کے لئے ایک فرانسیسی کلاس شروع کی جارہی ہے۔ جس میں عام بول چال کے علاوہ ابتدائی زبان سکھائی جائے گی۔

قوائد حسب ذیل ہوں گے۔

۱۔ ابتدائی کورس تین ماہ کا ہوگا۔
۲۔ کلاس ہفتہ میں تین روز یعنی ہفتہ۔ سوموار اور بدھ کے روز شام کے وقت ڈیڑھ گھنٹہ کے لئے ہوا کرے گی۔
۳۔ اس کلاس کی فیس پچاس روپے ماہوار ہوگی۔
۴۔ اس ابتدائی کورس کے بعد کامیاب ہونے والے طلبہ کو ایڈوانس کورس پڑھایا جائے گا۔
۵۔ کلاس ۹ مئی ۱۹۹۰ء سے شروع ہوگی۔

خواہش مند نوجوان درج ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں۔ واضح رہے کہ کلاس کی نشستیں محدود ہیں۔

طارق محمود طارق
۱۳/ دارالرحمت غربی
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسنِ کارکردگی

ناظمین اضلاع انصاراللہ

سال ۱۳۶۸ہش / ۱۹۸۹ء میں ناظمین اضلاع مجالس انصاراللہ پاکستان میں حسنِ کارکردگی کے لحاظ سے مندرجہ ذیل ناظمین اضلاع اسناد خوشنودی کے حقدار قرار پائے۔ ان کے نام حضور کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کئے گئے تھے جو حضور نے ازراہِ شفقت منظور فرمائے۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔

۱۔ نظامت ضلع لاہور — اوّل: ناظم ضلع مکرم کرنل دلدار احمد صاحب

۲۔ 〃 〃 کراچی — دوم: 〃 〃 نعیم احمد خانصاحب

۳۔ 〃 〃 اسلام آباد — سوم 〃 〃 محمود احمد صاحب بھلوہ

اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے اور انہیں زیادہ سے زیادہ مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان

اعلان داخلہ نصرت جہاں اکیڈمی جونیئر سیکشن

نصرت جہاں اکیڈمی جونیئر سیکشن میں کلاس ٹُو (TWO) میں نئے سیکشن کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح کلاس ون (one) میں بھی محدود نشستوں پر داخلہ کی گنجائش موجود ہے۔ داخلہ انٹرویو اور ٹیسٹ (TEST) کی بنیاد پر ہوگا۔ داخلہ کے خواہشمند احباب ٹیسٹ اور انٹرویو کے لئے ۱۲ مئی ۱۹۹۰ء بروز ہفتہ صبح ۹ بجے اپنے بچوں کے ہمراہ جونیئر سیکشن نصرت جہاں اکیڈمی میں پہنچ جائیں۔

کلاس وَن میں داخلے کی عمر ساڑھے پانچ سال تا ساڑھے چھ سال اور کلاس ٹو ساڑھے چھ سال سے ساڑھے سات سال تک ہونی چاہیئے۔ داخلہ فارم کے ہمراہ (تاریخ پیدائش کا سرٹیفکیٹ) ہونا لازمی ہے۔ ورنہ داخلہ فارم وصول نہیں کئے جائیں گے۔ داخلہ فارم جونیئر سیکشن نصرت جہاں اکیڈمی سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن رجسٹرڈ ربوہ)

پانچ ہزار واقفین کی ضرورت

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

"جماعت کو بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے کم از کم پانچ ہزار واقفین کی ضرورت ہے جو ہر سال دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۲، نومبر ۱۹۶۶ء صہ ۵)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی ربوہ)

خبریں

ملکی خبریں

○ باخبر ذرائع کے مطابق وزیرِ اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے ملک بھر میں امن و امان کی صورت حال کو بہتر بنانے کیلئے ایک نیشنل سیکیورٹی بورڈ قائم کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں۔

جسمیں آرمی انٹیلی جنس۔ الف آئی اے اور چاروں صوبوں کے آئی جی پولیس شامل ہونگے یہ بورڈ پیپلز پارٹی کے راہنما اور سابق آئی جی پنجاب راؤ عبدالرشید کی سربراہی میں کام کرے گا

○ پاکستان کے وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب خان نے الزام لگایا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں تحریکِ آزادی کو دہشت گردی کے ذریعے دبایا جا رہا ہے

○ وزیرِ داخلہ چوہدری اعتزاز احسن نے کہا ہے کہ جبری مشقت کے خاتمہ کے لئے ایک قانون آئندہ قومی اسمبلی کے اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔ اس قانون کے نفاذ کے لئے ضلع اور تحصیل کی سطح پر جائزہ لینے والی کمیٹیاں قائم کی جائیں گی

○ پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ کے سربراہ جنرل زاہد علی اکبر نے نوجوان فاسٹ باؤلر وقار یونس کو پاکستان کیلئے دوسرا عمران خان قرار دیا ہے۔ پاکستان کرکٹ ٹیم کے سربراہ عمران خان نے کہا ہے کہ وقار یونس کو کھیلتا دیکھ کر میں پہلے ہی دن ان سے متاثر ہو گیا تھا۔ وقار یونس نے آسٹریلیشیا کرکٹ کپ کے دونوں میچوں میں تباہ کن باؤلنگ کے ذریعے مین آف دی میچ کے اعزاز حاصل کئے ہیں

○ پنجاب کے وزیرِ اعلیٰ نواز شریف وفاقی حکومت سے مذاکرات کرنے کیلئے اپنے نمائندے بھیجیں گے۔ وہ اس کمیٹی سے جو وفاقی حکومت نے قائم کی ہے خود نہیں ملیں گے۔ وفاقی کمیٹی میں یوسف رضا گیلانی اور ملک قاسم شامل ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ مصر کے صدر حسنی مبارک شام کا دورہ کر رہے ہیں۔ گزشتہ دس سال میں مصر کے کسی صدر کا شام کا یہ پہلا دورہ ہے۔ شام کے لیڈروں کے ساتھ وہ دو طرفہ تعلقات، علاقائی مسائل اور خاص طور پر عرب علاقوں کی تازہ ترین صورتحال پر تبادلۂ خیالات کریں گے۔

○ امریکی خلائی شٹل ڈسکوری اپنے کامیاب مشن کے بعد ایڈورڈ ائرفورس بیس پر اتر گئی۔ اپنے آٹھ روزہ مشن کے دوران خلائی شٹل نے دنیا کی سب سے بڑی دوربین "ہوبل" کو خلا میں چھوڑا۔ سائنسدانوں کو امید ہے کہ وہ اس دوربین کے ذریعے ۲۰ ارب سال قبل کائنات کے بارے میں مفید معلومات حاصل کر سکیں گے۔ خراب موسم کے باوجود خلائی شٹل بحفاظت زمین پر اتر گئی۔

○ امریکہ کے جزیرہ ہوائی میں آتش فشاں پہاڑ کلو وا سے ایک بار پھر لاوا بہنے لگا ہے۔ اور متعدد مکان اس کی زد میں آگئے ہیں۔ اس ماہ کے دوران لاوے سے ۳۵ سے زائد مکان تباہ ہو چکے ہیں۔ پہاڑ سے بہنے والے لاوے کا رخ اب شہر کے مرکز کی طرف ہے جو اپنے راستے میں آنے والی ہر چیز کو جلا کر راکھ کر رہا ہے۔ کلو وا دنیا کا سب سے بڑا گرم آتش فشاں پہاڑ ہے جو ۱۹۸۳ء سے بڑی تیزی سے لاوا اگل رہا ہے۔

- نرینہ اولاد سے محروم
- بے اولاد، اٹھراء
- سوکھا، گرمی، گیس

کا علاج کرنے والے

سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس ۱۹۰ فون ۷۳۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ – ۴۳۱

زیر نگرانی

حکیم عبدالحمید اعوان

ـ ابن ـ

حکیم نظام جان

برانچیں:

ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس

ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ

چوک قلعہ کالروالہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

کراچی: محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ

خواتین کے لئے انتظام کے ساتھ